بحث و نظر

افکار و اخبار

- فرعون کی لاش۔ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب۔ فرانس
- امام ابو حنیفہؒ افغانی النسل تھے۔ ڈاکٹر ابو الفضل
- مولانا علی میاں مدظلہٗ کا گرامی نامہ

اس کالم میں بحث و تحقیق کے نئے گوشوں کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔ تاکہ کسی موضوع کے ہر پہلو پر اہل قلم کے آراء سامنے آسکیں۔ ادارہ کا کسی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں۔ فرعون کی لاش، امام اعظم ابو حنیفہؒ کے افغانی ہونے کے موضوعات بھی اسی قبیل کے ہیں۔ اختلافی مسائل کو بھی بخوشی شائع کر دیا جاتا ہے۔ (س)

فرعون کی غرقابی کا مسئلہ اور ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کا تازہ مکتوب

پاریس ۱، ذی القعدہ ۱۴۰۲ھ

استاذ محترم مد فیضکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ایک سفر سے چند دن ہوئے واپس آیا۔ ایک اور قریب میں پیش نظر ہے۔ واللہ علی ما یشاء قدیر۔

آپ کی دو نوازشوں کا جواب ذمے ہے۔ تعویق پر معذرت خواہ ہوں۔ الاول فالاول۔

۱۔ آپ نے امام محمدؒ کے متعلق وہاں کے ناقد کے بیانات کی جواب دہی چاہی تھی۔ کاش آپ تحریر فرماتے کہ ناقد موصوف کا مضمون کہاں چھپا ہے۔ تاکہ کسی اور دوست کو لکھ کر اس کا نقل یا فوٹو کاپی ہو سکتا۔ ایک بات صحیح ہے اور مجھے اپنی غلطی کا اعتراف ہے۔ وہ یہ کہ امام ابو حنیفہؒ نے تدوین فقہ کی جو انجمن سی بنائی تھی اس میں امام محمدؒ کا زیادہ حصہ نہیں ہونا چاہئے۔ اس کے سکریٹری امام ابو یوسفؒ تھے۔ ممکن ہے امام محمدؒ نے معمولی کاتب یا نقل نویس کا یا کوئی اور اسی طرح کا علمی کام اس میں انجام دیا ہو کیونکہ ابھی وہ کم عمر تھے۔ لیکن دیگر بیانات کی دلیلیں پڑھے بغیر کچھ رائے زنی نہیں ہوگی۔

۲۔ الحق (رمضان، شوال ۱۴۰۲ھ) ابھی ابھی آیا ہے۔ اس کے صفحہ ۵۵، ۵۶ پر اس ناچیز کا بھی ذکر معلوم ہوتا ہے "ڈاکٹر عبد الرؤف"[1] معلوم نہیں زیڈ صاحب کے قلم سے نکلا ہے یا آپ کے کاتب کی غلطی ہے۔ بہرحال عرض ہے کہ قرآن مجید کا یا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے کا انکار بالکل نہیں۔ سوال یہ ہے کہ یہ واقعہ کہاں پیش

---

[1] اس سہو کتابت پر معذرت خواہ ہیں

آیا؟ زیڈ صاحب کا "دریا" آیا دریائے نیل ہے، یا بحر قلزم (بحر احمر)؟ دریائے نیل بھی اپنے دہانے کے پاس بہت چوڑا اور گہرا ہے۔ براہ کرم زیڈ صاحب بھی قرآن، حدیث یا کسی اور مستند چیز کا حوالہ دیں کہ "لاش دریا نے خود اس کے بعد کہیں ساحل پر پھینک دی"۔ یہ بیان کہ "مسلمہ امر یہ ہے"، دعویٰ ہے اور ہر دعویٰ ثبوت چاہتا ہے۔ میں نے جو گمان ظاہر کیا ہے وہ انسانی فطرت کے تقاضے پر مبنی ہے۔ میرا آپ کا بچہ یا رشتہ ڈوب جائے تو ہم کیا کریں گے؟ ہمراہ غوطہ خور موجود ہو، یا تیرنا جاننے والے ساتھ ہوں تو کیا وہ غوطہ لگا ڈوبے ہوئے شخص کو نہیں نکالیں گے؟ دنیا عالم اسباب ہے۔ خدا اسباب پیدا کرتا ہے۔ ماخذ معلومات نہ مل سکیں ہو تو تصور یہ ہوگا کہ عالم فطرت کے مطابق بات ہوئی ہوگی۔

مزید برآں یہ نہ بھولئے کہ سورہ طٰہٰ میں حضرت موسیٰؑ کو ان کی ماں "یم" میں ڈالتی ہے تو فرعون بھی "یم" ہی میں غرق کیا جاتا ہے۔ اس سے میرے گمان کو تقویت ہوتی ہے۔ کہ دونوں جگہ دریائے نیل مراد ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

ناچیز: محمد حمید اللہ —— پاریس فرانس

کیا امام ابو حنیفہ افغانی النسل تھے؟

ماہنامہ الحق جلد ۱۷ شمارہ ۶۔ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ مطابق اپریل ۱۹۸۲ء عنوان "افکار و تاثرات" کے ذیل میں ص ۵۴، ۵۵ پر جناب جانباز ملک علوی صاحب میرے ایک سابقہ مضمون زیر عنوان "ملت افغان......" (الحق۔ صفر المظفر ۱۴۰۲ھ) کے شق ص ۴۲ پر معترض ہو کر فرماتے ہیں کہ

"موصوف کے اس دعویٰ کا تاریخی حقائق سے کوئی تعلق نہیں"۔

ملک صاحب کا مطلب یہ ہے کہ میں نے جو امام ابو حنیفہؒ کے افغانی ہونے کا دعویٰ کیا تھا وہ باطل ہے۔ موصوف کے نزدیک وہ فارسی ہیں۔

چونکہ الحق کا یہ کالم (افکار و اخبار) بہت محدود ہے اس لئے میں اپنے دعویٰ کے ثبوت میں مختصر بحث پر اکتفا کروں گا۔

امام ہمامؒ اور ملت افغان میں قدر مشترک

۱۔ بمصداق الجنسُ یمیلُ الیٰ جنسہٖ اکثر افغانوں نے امام کی فقہ تہہ دل سے قبول کی ہے۔ فارسیوں نے اس کے مشن کو رد کیا ہے۔ عربوں نے کماحقہٗ اس کے مسلک کو اختیار نہ کیا بلکہ مالکی، شافعی اور حنبلی مسالک کی طرف زیادہ راغب ہوئے۔

۲۔ افغانوں کے ہاں ایک قانون ہے جس کو وہ اپنی اصطلاح میں پختو (پشتو) یہ قبل از اسلام سے لے کر آج تک موجود ہے۔ قرآن و سنت کے علاوہ وہ اپنے جرگوں میں اس قانون کے مطابق مقدمات طے کرتے ہیں۔